لا نبی بعدی

فرما گئے یہ ہادی

# حلف نامہ و اقرار نامہ میں فرق

شاہین ختم نبوت
حضرت مولانا **اللہ وسایا** صاحب مدظلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

www.amtkn.com
ameer@khatm-e-nubuwwat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲؍اکتوبر ۲۰۱۷ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان سے نون لیگ کی حکومت نے انتخابی اصلاحات کا ایک ترمیمی بل منظور کرایا۔ دیگر ترمیمات کے علاوہ اس میں ایک یہ ترمیم بھی کردی گئی کہ اسمبلیوں کے ممبران جب الیکشن لڑنے کے لئے درخواست فارم پر کرتے ہیں اس میں رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت سے متعلق حلف نامہ بھی پر کرنا ہوتا ہے۔ جس میں تھا کہ ’’میں حلفیہ صدق دل سے اقرار کرتا ہوں‘‘ اس عبارت کو ’’میں اقرار کرتا ہوں‘‘ کردیا گیا۔ اس پر جناب شیخ رشید احمد صاحب نے قومی اسمبلی میں آواز بلند کی اس پر پورے ملک میں بحث شروع ہوگئی۔ سوشل، الیکٹرک اور پرنٹ میڈیا پر شدید احتجاج ہوا۔ بہت سارے اینکر حضرات نے مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کا حق ادا کردیا۔ فقیر نے ۳؍اکتوبر کو ’’حلف نامہ واقرار نامہ میں فرق‘‘ کے نام پر ایک مختصر نوٹ لکھا جو یہ ہے:

## حلف نامہ واقرار نامہ میں فرق

واقعات شاہد ہیں کہ:

۱...... میاں محمد نواز شریف صاحب نے اپنی پہلی وزارت عظمٰی کے دور میں اپنی پارٹی کے پارلیمانی اجلاس میں بھی کہا تھا قادیانیوں سے متعلق اگر ترمیم آئین سے ختم کردی جائے تو ہمارے سارے قرضے معاف ہوجائیں گے۔ اس کے لئے امریکا تیار ہے، وہ تو جناب راجہ ظفر الحق صاحب ڈٹ گئے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ جو آپ نے کہا اس کے ردِعمل کا بھی آپ کو اندازہ ہے؟ تو اس پر نواز شریف صاحب طرح دے گئے کہ نہیں، وہ تو میں نے ویسے ہی کہا۔

۲...... جناب نواز شریف صاحب نے قادیانیوں کو اپنا بھائی کہا۔ رحمت عالم ﷺ کے ازلی ابدی مخالفین، ختم نبوت کے منکرین اور اہانت رسول کرنے والوں کو اپنا بھائی کہنے کا کام جناب میاں صاحب نے ہی انجام دیا۔

۳...... میاں محمد نواز شریف نے قائداعظم یونیورسٹی سے ملحقہ فزکس کے ادارہ کا نام ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر رکھا، جس عبدالسلام قادیانی نے پاکستان کی سرزمین کو لعنتی کہا۔ ان قادیانیوں کے لئے میاں صاحب کا یہ نرم گوشہ اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا جواہر لال نہرو کو کہنا کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ قادیانیوں کے بارہ میں علامہ اقبال کا فرمان اور میاں محمد نواز شریف کے عمل میں واضح تضاد آخر کیوں؟

۴...... مبینہ طور پر نواز شریف صاحب نے حالیہ دورِ اقتدار میں اپنا پرسنل سیکریٹری قادیانی کو لگایا اور پھر جناب خاقان عباسی صاحب کے وزیراعظم بننے پر اسے نواز شریف نے پابند کیا کہ اس پرسنل سیکریٹری کو تبدیل نہ کیا جائے۔ اب وہ عباسی صاحب کے ساتھ امریکا کے دورے پر گیا ہے اور یہ کہ اب اسے ورلڈ بینک میں بھیجنے کی تیاری ہورہی ہے۔

۵...... خوشاب میں پہلے ضلعی پولیس آفیسر (ڈی پی او) ابوبکر خدا بخش نھو کہ قادیانی کو لگایا گیا۔ میاں شہباز شریف صاحب کے پاس ضلع کے ایم این ایز اور ایم پی ایز کا وفد گیا کہ قادیانی کو تبدیل کیا جائے۔ چھوٹے میاں صاحب نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کے پیچھے نمازیں پڑھنی ہیں؟ اس پر ممبران نے کہا کہ ایک ضلع قادیانی افسر کے رحم و کرم پر چھوڑنا بھی قرین انصاف نہیں؟ میاں صاحب چپ تو ہو گئے، لیکن تبادلہ کے مطالبہ کو تسلیم نہ کیا۔ ابوبکر خدا بخش نھو کہ قادیانی کی فرعونیت کا اندازہ کریں کہ محکمہ انہار کے ایکسین کو اپنے ہاتھ سے پیٹا۔ صوبہ بھر میں محکمہ انہار کے ملازمین نے احتجاج کیا، ابوبکر خدا بخش نھو کہ قادیانی معطل ہوا، قبلہ شہباز شریف صاحب نے اسے بحال کیا، ترقی دی اور ڈی آئی جی بنا دیا اور پھر ابوبکر خدا بخش نھو کہ کی جگہ وقار الحسن نھو کہ قادیانی کو خوشاب کا ڈی پی او لگا دیا گیا، جو قادیانی بھی ہے، خدا بخش نھو کہ کا بھتیجا اور داماد بھی ہے۔ سالہا سال سے خوشاب ضلع کا ضلعی پولیس آفیسر یکے بعد دیگرے قادیانی چلا آ رہا ہے۔ خوشاب میں اٹامک انرجی کا اہم شعبہ کام کر رہا ہے اور قرب و جوار میں قادیانی آبادیاں ہیں اور پاکستان کے ایٹم کا ماڈل اور ایٹمی راز عبدالسلام قادیانی نے امریکا کو مہیا کئے تھے۔ ان تمام تر باتوں کے باوجود میاں صاحبان کا ابوبکر خدا بخش نھو کہ کی ناز برداری کرنا محض اس لئے کہ ابوبکر خدا بخش نھو کہ میاں شہباز صاحب کا کلاس فیلو ہے۔

۶...... سانحہ دوالمیال میں قادیانیوں کی سپورٹ اور مسلمانوں کو تختہ مشق بنانے کے لئے جو کچھ سرکاری سطح پر ہوا یا ہو رہا ہے۔ لگتا ہے کہ حکومت نے قسم کھالی ہے کہ مسلمانوں کو قادیانیوں کے سامنے سرنگوں کرنا ہے۔

۷...... عید سے قبل جناب شہباز شریف صاحب سے وفاق المدارس کا وفد مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب کی سربراہی میں اور جمعیت علماء اسلام کا وفد قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی سربراہی میں ملا۔ پنجاب حکومت کے سربراہ نے وعدے کئے لیکن ایک بھی وعدہ کا ایفا نہ کیا، نہ ایک عالم دین کو فورتھ شیڈول سے نکالا گیا۔ نہ ایک مدرسہ کو کھالوں کے سلسلہ میں سہولت دی گئی۔ لگتا یہ ہے کہ حکومت نے تہیہ کر رکھا ہے کہ جھوٹے وعدے کئے جاؤ، ہاں میں ہاں ملائے جاؤ، لیکن ان کا مطالبہ ایک بھی تسلیم نہ کرو۔

۸...... اب حال ہی میں قومی اسمبلی سے انتخابی اصلاحات کا جو بل منظور کرایا گیا ہے اس میں اسمبلی الیکشن کے لئے امیدواران کو حلف نامہ جمع کرانا پڑتا تھا کہ ”میں حلفیہ صدق دل سے اقرار کرتا ہوں“..... اب اس عبارت کو یوں بدل دیا کہ ”میں اقرار کرتا ہوں“....... آخر ختم نبوت کے حلف نامہ کو اقرار نامہ میں تبدیل کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ میرے خیال میں میاں صاحبان اتنے سادہ نہیں ہیں کہ وہ حلف نامہ اور اقرار نامہ کے فرق کو نہ سمجھتے ہوں۔ یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے ایک گہری سوچ اور خطرناک چال کا حصہ ہے۔ قادیانیوں کو رعایت دینے کے لئے اور ختم نبوت سے متعلق ترمیم کو غیر مؤثر بنانے کے لئے جو

کچھ ہوسکتا ہے۔ حکومت موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی، یہ بلاوجہ نہیں، اس کے پس پردہ چھپے ہوئے ہاتھوں کو غیر مؤثر بنانا ضروری ہے۔ لگتا ہے کہ میاں محمد نواز شریف نے ان تمام حالات سے کوئی سبق نہیں سیکھا، قادیانیت نوازی کی نحوست نے ان کو دیدۂ عبرت بنائے بغیر نہیں چھوڑنا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک ﷺ کے غضب سے ہم پناہ چاہتے ہیں۔ (روزنامہ اسلام ۴ر اکتوبر ۲۰۱۷ء)

قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ عمرہ کے لئے حجاز مقدس تشریف لے گئے تھے۔ آپ کو صورت حال کا علم ہوا تو آپ نے جناب نواز شریف کو فون کر کے فرمایا کہ فوراً سے بھی پہلے اس کی تلافی کی جائے۔ غرض جہاں پر جو شخص تھا اس نے حکومت پر دباؤ ڈالا کہ یہ ترمیمی بل واپس لیا جائے۔

۴ر اکتوبر کو رات گئے فقیر راقم اور مولانا قاضی احسان احمد جامعۃ الرشید کراچی کے مہتمم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ سے ملنے کے لئے گئے۔ اس موقعہ پر موجود حضرات سے ملاقات ہوئی۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ ملک بھر کے نامور قانون دان حضرات سے مشورہ کر چکے تھے۔ اس ملاقات میں معلوم ہوا کہ پرویز مشرف کے زمانہ میں انتخابی اصلاحات کا جو بل پاس ہوا اور اس وقت وہ لاگو تھا اس کی دفعہ ۷ کی شق بی اور سی حذف کر دی گئی ہے۔ اس میں یہ حلف نامہ بھی تھا۔ اس پر شدید تشویش ہوئی۔ رات دو بجے کراچی دفتر واپسی ہوئی۔ پوری رات اضطراب میں گزری اگلے دن اخبارات سے بہت ساری تفصیلات کا علم ہوا۔

## دفعہ ۷ کی شقوں کا مسئلہ

جنرل ضیاء الحق صاحب نے ملک میں جداگانہ طرز انتخاب طے کیا تو مسلمانوں اور غیر مسلم اقلیتوں کے ووٹروں کی انتخابی فہرستیں علیحدہ علیحدہ شائع ہوں گی۔ شائع ہوئیں، الیکشن ہوتے رہے۔ یہ نظام رائج رہا۔ جناب جنرل پرویز مشرف تشریف لائے تو انہوں نے جداگانہ طرز انتخاب کو مخلوط طرز انتخاب سے بدل دیا۔ جس میں ختم نبوت کا حلف نامہ بھی حذف ہوا۔ مسلم غیر مسلم کی انتخابی فہرستیں بھی ایک ہوگئیں۔

اس پر ۲۰۰۲ء کے رمضان المبارک کی ۲۹ تاریخ کو ظہر کے قریب عبدالخلیل میں اپنے مخدوم اور قائد حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ سے مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد کی سربراہی میں حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی اور فقیر راقم کی ملاقات ہوئی۔ ساری صورت حال تفصیل سے عرض کی کہ حلف نامہ بھی حذف ہوگیا ہے اور قادیانیوں کی فہرستیں بھی مسلمانوں کے ساتھ بنیں گی۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ نے فرمایا کہ آپ اپنے رفقاء کو کہیں میں بھی جمعیت علماء اسلام کے ذمہ داران سے کہتا ہوں۔ اگر کل عیدالفطر بنتی ہے تو کل سے اس پر احتجاج شروع کرتے ہیں۔ اور کچھ نہ ہوا تو کم از کم اتمام حجت کے فرض سے سبکدوش ہوں گے۔ چنانچہ عید پر اور اس کے بعد یہ موضوع ایک حساس اہمیت اختیار کر گیا۔

قائد محترم حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے عید کے فوری بعد پھر ہم سب کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ میٹنگ میں طے پایا کہ جمعیت علماء اسلام کی دعوت پر تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کی لاہور کے فلیٹیز ہوٹل میں اے پی سی بلائی جائے داعی حضرت مولانا فضل الرحمٰن ہوں۔ دعوت نامہ شائع کرنا مولانا قاری نذیر احمد مرحوم اور فقیر کے ذمہ لگا۔ سیاسی جماعتوں سے رابطہ اور دعوت نامہ پہنچانے کی ذمہ داری مخدوم گرامی حضرت مولانا عبدالغفور حیدری ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام کے ذمہ لگی۔ دینی جماعتوں اور بالخصوص اپنے مسلک کی قیادت کو دعوت نامہ دینا فقیر کے ذمہ رہا۔ اے پی سی کے انتظامات کی ذمہ داری مولانا مفتی محمد جمیل خان کے سپرد کی گئی۔

اے. پی سی فلیٹیز ہوٹل لاہور میں داعی حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جناب نوابزادہ نصر اللہ خان مرحوم، پروفیسر ساجد میر، جناب ساجد علی نقوی، غرض چاروں مکاتب فکر اور پورے ملک کی دینی قیادت شریک اجلاس ہوئی۔ اس میں فیصلہ ہوا کہ ایک ہفتہ کا پرویز مشرف حکومت کو نوٹس دیا جائے کہ وہ قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی صراحت اور حلف نامہ اور اقلیتوں کے لئے علیحدہ ووٹر لسٹوں کو پہلی صورت میں بحال کریں ورنہ ہفتہ کے بعد ملک بھر میں تحریک منظم کی جائے گی۔

اپنی تاریخ میں پہلی بار پرویز مشرف نے شکست تسلیم کی۔ اس کی گردن میں فٹ سریا ٹیڑھا ہو۔ رعونت ہوا ہوئی اور یہ کہ اے. پی سی کے دوسرے روز اعلان کر دیا کہ تمام مطالبات منظور ہیں۔ چنانچہ ۲۰۰۲ء کی انتخابی اصلاحات میں دفعہ ۷ کی بی اور سی میں حلف نامہ اور قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی حیثیت برقرار رکھنے کا مسئلہ شامل ہوا، اور بھی تفصیلات ہیں جنہیں اس وقت زیر بحث نہیں لاتا۔

اب اکتوبر ۲۰۱۷ء کے اوائل میں نواز شریف کی نون لیگ کی حکومت نے قادیانیوں کی وہ ضرورت پوری کر دی جو پرویز مشروف دور میں پوری نہ ہو سکی۔ جناب نواز شریف کی لیگ کی تاریخی اسلام دشمنی، ختم نبوت سے غداری اور قادیانیت نوازی کی بدترین شکل تھی جو ایک عذاب وغضب کے طور پر قوم پر مسلط کی گئی۔ اس پر کراچی سے لے کر خیبر تک پورا ملک سراپا احتجاج ہوا۔ حق تعالیٰ کی توفیق سے فقیر نے یہ صورت حال ایڈوانس میسج پر آڈیو ریکارڈ کے ذریعہ قائد جمعیۃ کو بھجوائی۔ جس میں مندرجہ بالا ساری تفصیل گوش گزار کی۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت قائد محترم کو دنیا و آخرت میں اس کی بہترین جزائے خیر دیں کہ اگلے لمحہ آپ نے مدینہ طیبہ سے فقیر کو فون کیا اور فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام کا پارلیمانی اجلاس شروع ہے۔ یہ ارکان وزیر اعظم جناب شاہد خاقان عباسی کو مل رہے ہیں۔ نواز شریف کو دوٹوک میں نے کہہ دیا ہے کہ اگر فوری اس مسئلہ کا حل نہ نکالا، تلافی نہ کی، دفعات کو بحال نہ کیا تو ہماری راہیں جدا۔ تمام سیاسی مصلحتوں کو قربان کیا جا سکتا ہے۔ اسلام، ایمان اور عقیدہ ختم نبوت کو نظر انداز کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کی اس حوصلہ افزاء، ایمان پرور گفتگو سے دل و دماغ سے بوجھ اترا۔

فقیر راقم نے جناب عزت مآب راجہ ظفر الحق اور حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب مدظلہ کوفون کیا۔ ساری صورتحال عرض کی۔ ان حضرات نے حکومتی حلقوں میں پیش رفت کی خوشخبریوں سے آگاہ کیا۔

## کفر ہار گیا، اسلام جیت گیا

رب کریم نے کرم فرمایا کہ ۴؍اکتوبر کی شام کو ۲۰۰۲ء کی انتخابی اصطلاحات دوبارہ نافذ کردی گئیں۔ ۲؍اکتوبر ۲۰۱۷ء کے بل میں ترمیم کردی گئی۔ پاکستان کی تاریخ کا یہ پہلا واقعہ کہ آج ایک ترمیمی بل منظور ہوا۔ ایک روز بعد اس میں ترمیم کردی گئی۔ اس موقعہ پر وہ حضرات، جماعتیں، ادارے، شخصیات اور مسالک جنہوں نے ختم نبوت کی اس جدوجہد میں کسی بھی قسم کا جتنا بھی فرض ادا فرمایا اس پر اللہ تعالیٰ ان کو بہتر جزائے خیر نصیب فرمائیں۔ حق تعالیٰ کے کرم کو دیکھیں کہ اتنی جلدی ایک بار پھر قادیانیت نے شکست کھائی۔ بلکہ یوں تعبیر بہتر ہوگی کہ ’’ایک بار پھر کفر ہار گیا، اسلام جیت گیا۔‘‘

یاد رہے! کہ ۴، ۵، ۶؍اکتوبر کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عمومی کا لاہور میں اجلاس تھا۔ ان حضرات نے لحہ بہ لحہ صورت حال پر نظر رکھی۔ ذمہ داروں نے حکومت کو خبردار کیا کہ وہ سنجیدگی سے نوٹس لے کر تلافی کرے۔ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے ترمیمی بل میں بھی ترمیم پر جہاں متعلقہ حضرات کو مبارک باد دی وہاں پر حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ترمیم کے ذریعہ قادیانیت نوازی، کفر پروری، ختم نبوت سے غداری کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دے۔ خود جناب شہباز شریف صاحب نے فرمایا کہ سازشی مجرم کا تعین کر کے اسے کابینہ سے نکالا جائے۔ اس پر قومی اسمبلی میں جناب راجہ ظفر الحق صاحب کی سربراہی میں کمیشن بن چکا ہے۔ کچھ دنوں بعد قومی اسمبلی کے اجلاس میں حکومتی رکن قومی اسمبلی جناب کیپٹن صفدر نے دھواں دھار تقریر فرمائی، جو یہ ہے:

## جناب کیپٹن (ر) صفدر کا قومی اسمبلی میں خطاب

......حضرت قائداعظم یونیورسٹی کے ایک شعبہ فزکس کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام کے ساتھ جو منسوب کیا گیا ہے وہ شخص متنازعہ ہے ۱۹۵۳ء کا آئین اس کو کافر قرار دے رہا ہے۔ ہم اس پاکستان کے اندر اس کے نام کے ساتھ کسی ایسے شعبہ کو منسوب ہونا پسند نہیں کریں گے۔ کیوں طارق اللہ صاحب!

مولانا مودودی نے دو کتابیں لکھیں: ایک ’’قادیانی مسئلہ‘‘ کتاب لکھی۔ جب عرب اسرائیل وار ہوئی اس دور کے بعد اب عربوں کو پاکستان کے اندر سے پار چاہئے تھی۔ جب پار کے لئے انہوں نے بات کی تو یہاں سے جہازوں کے جہاز بھرتی ہو کر گئے اور بعد میں سعودی گورنمنٹ نے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ (رضا ہراج صاحب! برکت والی بات ہو رہی ہے) ہمارا پیغام اسرائیل میں کیسے جا رہا ہے جب ان

کی ایجنسیوں نے رپورٹ دی کہ پاکستان سے جولوگ آئے ہوئے ہیں وہ اس کولیک آؤٹ کررہے ہیں تو اس پہ حضرت سید ابوالاعلیٰ مودودی نے کتاب لکھی۔ آج ان کی قبر منور ہے، نور سے بھری ہوئی ہے۔ ۱۹۶۲ء کے اندر کویت میں یہ کتاب شائع ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے ۴۲۵ صفحات کی ایک کتاب لکھی اس کی عربی میں ٹرانسلیشن ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ ایک اسرائیل کا اور تاج برطانیہ کا لگایا ہوا خود کاشتہ پودا تھا جو برصغیر میں مسلمانوں کے اندر ایک فرقہ بنانا چاہ رہا تھا۔ اس کے بعد ان سب لوگوں کو واپس کیا۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی کی ان کتابوں کی عربی میں ٹرانسلیشن ہوئی، پھر افریقہ میں ان کتابوں کو بھیجا گیا آج ان لوگوں کی خدمات ہم نے لائبریریز کے اندر رکھ دی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر! سر اگر اس قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کا نام چینج نہ کیا گیا تو میں یہاں پر ہر روز احتجاج بھی کروں گا اور دوسری سب سے بڑی بات جو میں قرارداد میں بھی لے کر آنا چاہ رہا ہوں کہ افواج پاکستان کے اندر قادیانیوں کی بھرتی پر پابندی لگائی جائے۔ احمدیوں کی بھرتی پر بھی پابندی لگائی جائے اور لاہوری گروپ پر بھی پابندی لگائی جائے۔ اس لئے کہ ان کے دین میں ان کے جھوٹے مذہب کے اندر جہاد فی سبیل اللہ کا کانسپٹ نہیں ہے۔ اور کتنا ظلم ہوا جب ہم ۱۹۷۱ء کی جنگ لڑ رہے تھے ٹینک کور کمانڈر جنرل عبدالعلی قادیانی، اس کا بھائی قادیانی اور میں تو حیران ہوں چودھری ظفر ائیر فورس کا چیف وہ بھی قادیانی۔ کیا یہ لوگ جو ہمارے نبی کی ختم نبوت (ﷺ) پر رکیک حملے کرتے ہیں، کیا یہ اس کے نام سے بننے والے ملک سے وفادار ہوں گے؟

اتنی جرأت سے کوئی بات نہیں کرے گا، جناب ڈپٹی سپیکر! سر آج وقت ہے، آج فیصلہ لے لو ورنہ یہ زندگی بڑی مختصر ہے۔ کھربوں کا سفر قبر کے اندر ہے، عالم برزخ ہے، روز محشر ہے، شفاعت ہے، ایک طرف جنت ہے اور ایک طرف جہنم ہے۔ آؤ! فیصلہ کرلو کہ نبی کے دشمنوں کو اس ملک کے اندر اہم عہدوں پر نہیں دیکھنا چاہتے۔ آج گریڈ بائیس کے لوگ کیوں نہیں آکے آپ کو ایک حلف نامہ دیتے؟ کہ آقا ﷺ کے نعلین پاک پر ہماری نسلیں قربان، ہم ان کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ پاکستان ہے، یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے، یہ بائیس کروڑ عوام کا ملک ہے۔ تمام مکتبہ فکر کے لوگ اس چیز پر اتفاق کرتے ہیں۔ میں چار عدالتوں کے حوالے آپ کو دے رہا ہوں، دو حوالہ جات پاکستان بننے سے پہلے کے ہیں اور دو حوالہ جات پاکستان بننے کے بعد کے ہیں۔ ایک سول جج ہیں فاروقی صاحب، ایک بہاولپور کی عدالت میں سیشن جج کا فیصلہ، ایک گورداسپور کی عدالت میں، جج مسلمان نہیں ہے وہ فیصلہ دے رہا ہے کہ یہ فرقہ مسلمانوں کا فرقہ نہیں ہے۔ اگر لڑکی مسلمان ہے لڑکا قادیانی، لاہوری، احمدی ہے نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ چار فیصلے ہیں، یہ تو ہمارے ۱۹۷۳ء کے آئین میں ہے۔ کیا لوگ تھے وہ۔ لوگ مجھے کہتے ہیں میں سیاست سے ہٹ کر بات کرتا ہوں۔ ذوالفقار علی بھٹو کو میں شہید اس وجہ سے کہتا ہوں کہ اس نے ختم نبوت کا تحفظ کیا تھا، اس کو تختہ دار پر چڑھنا پڑا۔

جناب سپیکر! آج لوگوں کو تختہ دار چومنا پڑے گا۔طارق اللہ صاحب! قائداعظم یونیورسٹی والے مسئلہ پر آپ قرارداد لے آئیں اور افواج پاکستان میں قادیانیوں کی بھرتی پر پابندی پر میں قرارداد لے کر آؤں گا۔میں اس پر مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہوں جو شخص جہاد فی سبیل اللہ پر ایمان نہیں رکھتا وہ ہماری پاک فوج کا حصہ نہیں ہوسکتا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اگر آپ لوگ اس سے آنکھیں چرائیں گے، دنیا میں بھی ذلت اور آخرت میں بھی ذلت ہے۔اور جناب میں حیران ہوں کہ ہماری عدالتوں کے کردار پر، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو جسٹس منیر نے بلایا۔مکالمہ ہو رہا ہے، بخاری سید کے درمیان اور جسٹس منیر کے درمیان۔جس طرح ۱۹۵۳ء کی رپورٹ پر جو ختم نبوت کی تحریک چلی تھی تو اس پہ بطور لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے ایک رپورٹ لکھی اور اقبال کا بیٹا تڑپ اٹھا، جسٹس اقبال۔ جاوید اقبال نے کہا کہ کاش اس رپورٹ کو شائع نہ کیا جاتا۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جسٹس منیر کی رپورٹ ایک دروازہ کھول رہی ہے قادیانیوں کے لئے۔میں دکھ سے یہ کہہ رہا ہوں جہاں مولوی تمیز الدین کے خلاف جسٹس منیر نے فیصلہ دے کر ملک دو لخت کیا وہاں وہ شخص قادیانیوں کے حق میں فیصلہ دینے جا رہا تھا۔شکر ہے اللہ کا کہ اس وقت ایمان افروز طاقتیں، ایک وہ طاقت بھی تھی یہ ہماری تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔

اگر جسٹس منیر کو ہم دیکھیں اور اس سے چلتے چلتے ایوب خان کے دور کو دیکھیں تو جسٹس منیر، ایوب خان کا دست و بازو بنا۔جب ہم مشرف تک آتے ہیں پھر ہمیں کون ملتا ہے کہیں ہمیں ڈوگر کورٹس ملتی ہیں، کہیں ہمیں جسٹس ارشاد ملتا ہے۔آج ان کی تین تین سال نوکریاں ختم ہوگئی ہیں۔کیا ان کو یہ حق حاصل تھا کہ قادیانیوں مرتدوں، لاہوریوں اور احمدیوں کو یہ اپنے قانون کے نیچے بٹھا کر ان کو ایک دفاع دیتے۔

اس سارے بیک گراؤنڈ کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں آج ڈپٹی سپیکر سے، بائیس کروڑ کی اسمبلی سے ریکوسٹ کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے ہماری عدلیہ کے اندر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کا بھی عقیدہ ختم نبوت کے سرٹیفکیٹ پر دستخط کروانا چاہئے۔کیا یہ لوگ ماضی میں اس فرقے سے تعلق تو نہیں رکھتے تھے، یا چھپ کے ہماری صفوں میں بیٹھ گئے ہیں؟ کیا یہ قرآن و سنت کے مطابق فیصلے کریں گے؟ آج ہمیں عدلیہ کے نظام میں بھی تبدیلی لانا پڑی گی۔افواج پاکستان کی بھرتی میں بھی تبدیلی لانا پڑے گی اور میں یہ بات کہتا ہوں نادرا والوں کو اب بتانا پڑے گا کہ جو لوگ ڈیول نیشنل ہیں۔ہمارا پاسپورٹ بھی رکھا ہوا ہے، برطانیہ کا بھی رکھا ہوا ہے، امریکہ کا بھی رکھا ہے اور اسی طرح باقی ممالک کا بھی رکھا ہے۔کیا ان لوگوں پر کوئی کڑی نظر رکھ رہا ہے کہ وہ ان ملکوں سے اسرائیل کو وزٹ کرتے ہوں۔ہمارا ملک ایک ایٹمی پاکستان ہے ہم نے اٹامک انرجی کمیشن کو بچانا ہے، ان سازشیوں سے بچانا ہے۔لہٰذا تحفظ ختم نبوت کا قانون الیکشن کمیشن کو بھی بتانا پڑے گا۔ ہر پارٹی کو چاہیئے کہ جب وہ ٹکٹ دیں تو ساتھ ایک سرٹیفکیٹ، اقرار نامہ وہاں یہ بھی لیا جائے کہ میں آقا ﷺ محبوب خدا، نبی برحق پر، اس کی ختم نبوت پر یا خاتم النبیین

ہونے پر ایمان رکھتا ہوں، پھر اس کو ٹکٹ دیا جائے۔ تب یہ بات آگے چلے۔

میں چاہتا ہوں کہ جو ہمارا اٹامک انرجی کمیشن ہے اس پہ بھی کام کیا جائے۔ ایجنسیاں ہم ایم این ایز کے پیچھے نہ دوڑیں۔ ہمارے ٹیلی فون ریکارڈ نہ کریں۔ ہمیں الحمدللہ! ایک ایک لاکھ لوگوں کا اعتماد حاصل ہے وہ خواہ کسی بھی پارٹی سے ہوں۔ ہمیں تو صادق وامین اسی دن لوگ کہہ دیتے ہیں جب رات کو بکسے کھلتے ہیں۔ ہمیں کسی سے صادق وامین کا سرٹیفکیٹ نہیں چاہئے، ہمارے ماں باپ کی تربیت ہی ہماری لئے صادق وامین ہے۔ کیوں شاہ محمود قریشی صاحب؟ جن آستانوں پہ ہم بیٹھ کر لوگوں کو فیض دیتے ہیں اس سے زیادہ صادق وامین کا سبق کون دے گا ہمیں؟

تو جناب ڈپٹی سپیکر! آج تاریخ کے اوراق میں چار پوائنٹ لے کر آ گیا ہوں آپ اس کے کسٹوڈین ہیں ایک تو قائداعظم یونیورسٹی میں فزکس ڈیپارٹمنٹ کا نام کسی مسلمان کے نام پر رکھیں۔ افواج پاکستان کے اندر قادیانیوں کی بھرتی پر پابندی لگائیں، گریڈ بائیس کا افسر بھی یہاں پر آ کر بتائے گا کہ میں عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں، پاکستان اٹامک انرجی کمیشن میں ان پر پابندی لگائیں، ایک حساس ادارہ ہے۔ اس پر کوئی ایسا شخص بیٹھا ہو جو نظریہ پاکستان کے خلاف ہو، جو بنگلہ دیش بننے پر ربوہ میں چراغان کر رہا ہو، جو پاکستان کے ساتھ ہونے والے ۱۲ اکتوبر کو جب مارشل لاء لگا، آئین توڑ دیا گیا تھا، یہ لوگ خوشیاں منا رہے تھے کہ جس آئین نے ہمیں کافر قرار دیا ہے وہ ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے بیان دیا اس وقت میں جیل میں تھا۔ میں نے کہا کہ ۱۲ اکتوبر کا انقلاب فوجی انقلاب نہیں یہ قادیانی انقلاب ہے۔ اس لئے کہ مشرف کا سسرال قادیانی تھا اور ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ اپنی بیٹیاں بڑے بڑے عہدوں پر بیاہ کران بیٹیوں سے یہ کام لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر! میں تلخ حقائق بیان کر رہا ہوں صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے اور نبی کی شفاعت کے لئے۔ جو میں الفاظ بیان کر رہا ہوں میں بطور ایک آستانہ کے ایک خانوادہ ہونے کی نیت سے اس حیثیت سے میرے اوپر فرض ہے۔ میری رگوں میں خون علی رضی اللہ عنہ دوڑ رہا ہے۔ آپ اس حق وصداقت کی بات کرو، چھوڑ دو اس ایم این اے شپ کو، چھوڑ دو اس دنیا کی رفعت کو اور اس کی عارضی عزت کو۔ تمہارے لئے اللہ نے اور عزتیں اور رفعتیں رکھی ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر! یہ کردار آپ کو ادا کرنا پڑے گا۔ یہ چار میرے پوائنٹ ہیں۔ اگر یہ طارق اللہ صاحب اور یہ سارے مل کے اور شاہ محمود قریشی سیاست سے ہٹ کر میرے ساتھ اس بات پہ چلیں گے تو کل جب ان کے بزرگوں کا عرس ہو گا تو میں وہاں جا کے اس چیز کی شہادت دوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر! اب ہمیں دو دن میں جواب چاہئے ورنہ ہاؤس کا سیلس لے لیں۔

قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کو تو ابھی آپ ہاؤس کا سیلس لے کر تبدیل کر دیں اس میں کوئی بڑی بات نہیں، کنسس کر لیں۔

(محترم جناب کیپٹن (ر) صفدر کی تقریر ختم ہوئی)